Role Of Alhamra Modren Art Museum, In The Development Of Culture: Analytical Study

ثقافت کے فروغ میں الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم کا کردار: تجزیاتی مطالعہ

Sadaf Qayyum*[1]
PhD Scholar, Department Of Urdu, Minhaj University, Lahore.

صدف قیوم☆[1]

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، منہاج یونیورسٹی، لاہور

Correspondance:sadafqayyum693@gmail.com

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 18-10-2025
Accepted:22-12-2025
Online:31-12-2025

Copyright:© 2023 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY) license

ABSTRACT: Alhamra Art Museum, located within the Alhamra Cultural Complex in Lahore, is a significant center for the preservation and promotion of Pakistan's artistic and cultural heritage. The museum houses an impressive collection of paintings, calligraphy, and contemporary artworks by renowned Pakistani artists. It serves as a vibrant platform for fostering creativity, encouraging young talent, and promoting cultural exchange at national and international levels. The museum not only preserves masterpieces of Islamic and Pakistani art but also plays a vital role in strengthening the cultural identity of the nation.

KEYWORDS: Alhamra Art Museum and cultural heritage, contemporary artworks ,paintings ,calligraphy, only preserves masterpieces, Islamic and Pakistani art, cultural.

لاہور آرٹس کونسل جسے عام طور پر "الحمرا" کے نام سے جانا جاتا ہے، قیام پاکستان کے وقت پاکستان میں کوئی ایسا ادارہ نہیں تھا جسے ہم ثقافتی اور ادبی سرگرمیوں کا مرکز کہہ سکیں، اگرچہ کچھ علاقائی شخصیات نے اپنے اپنے انداز میں ثقافتی سرگرمیوں کو جاری رکھا ہوا تھا۔ پاکستان میں فن و ثقافت کے لیے جن اداروں نے بڑھ چڑھ کر کام کیا ہے ان میں لاہور آرٹس کونسل سرفہرست ہے۔ ثقافت کو پروان چڑھانے میں یہ الگ مقام رکھتا ہے۔ کیونکہ پنجاب بلکہ بین الاقوامی سطح سے ادیب، شاعر، مصور، گلوکار، موسیقار اپنے فن کو جلا بخشنے اور شہرت حاصل کرنے کے لیے لاہور کا رخ کرتے ہیں۔

"الحمرا" کو پاکستان بھر میں فنون لطیفہ میں مرکزی حیثیت حاصل ہے کیونکہ اس کی کوکھ سے بہت سے فنکاروں نے جنم لیا ہے۔ قیام پاکستان سے پہلے یہ ایک ڈانس اسکول تھا۔ قیام پاکستان سے پہلے یہاں صرف رقص کی تعلیم دی جاتی تھی جبکہ 1948ء میں اسی ڈانسنگ سکول کی "پاکستان آرٹس کونسل" کے نام سے بنیاد رکھی گئی۔ قیام پاکستان کے بعد ثقافتی سرگرمیوں کا یہ سب سے بڑا مرکز ٹھہرا۔ الحمرا آرٹس کونسل نہ صرف ملکی بلکہ غیر ملکی سطح پر بھی اپنی اہمیت منوا چکا ہے۔

الحمرا ایک نجی ادارے کے طور پر وجود میں آیا تھا۔ خواجہ ناظم الدین نے پاکستان آرٹس کونسل کا آغاز کیا تھا۔ 1983ء میں پنجاب حکومت نے اسے سنبھالا اور 2000ء تک یہ ایک خود مختار ادارہ کے طور پر سامنے آیا جسے بورڈ آف گورنرز کے تحت چلایا جانے لگا۔ الحمرا آرٹس کونسل کی عمارت کا ڈیزائن مشہور معمار "نیر علی داد" نے کیا اور اسے 1996ء میں مکمل کیا گیا۔ تعمیر میں مغلیہ طرز کی جھلک ہے جہاں سرخ اینٹوں کی بیرونی تہ مٹی کے مضبوط مادے کے ساتھ دیواروں کا حسن بڑھاتی ہے۔ یہ باقی تاریخی عمارتوں، قلعہ اور بادشاہی مسجد کی یاد دلاتی ہے۔ اسے 1998ء میں "آغا خان "آرکیٹیکچر ایوارڈ سے نوازا گیا۔ الحمرا کی عمارت جدید اور روایتی جمالیات کا حسین امتزاج ہے۔

اسی شہر کے درمیان میں الحمرا آرٹس کونسل واقع ہے۔ مال روڈ پر الحمرا آرٹس کونسل کی کامیابی کے بعد فیروز پور روڈ پر الحمرا آرٹس کونسل کی ایک اور شاخ کے بارے میں سوچا گیا۔ اگر فیروز پور روڈ کی جانب سے قذافی سٹیڈیم کو دیکھیں تو دیکھتے ہی رہ جائیں۔ قذافی سٹیڈیم پر نگاہ ڈالیں تو دل محوِ حیرت ہو جاتا ہے۔ اس کے مرکزی دروازے کے باہر آٹھ شاندار ستون ہیں جنھیں دیکھ کر کوئی انھیں یونانی فن تعمیر کی جھلک قرار دیتا ہے تو کوئی مصری تہذیب کی یاد۔ مگر حقیقت میں یہ شاہکار پاکستان کے نامور ماہر تعمیرات "نیئر علی داد" کی تخلیق ہے۔ الحمرا کلچرل کمپلیکس کی تعمیر کا مقصد فنون لطیفہ اور ثقافت کو نئی جلا بخشنا تھا کیونکہ فیروز پور روڈ، لبرٹی روڈ، گلبرگ کے اطراف میں اس نوعیت کی کوئی ثقافتی عمارت موجود نہ تھی جو فن کے فروغ کا ذریعہ بنتی۔ اس منصوبے نے فنون کی ترویج میں نئی راہیں کھولیں اور فن سے شغف رکھنے والوں کے لیے سہولتیں پیدا کیں۔ یوں قذافی سٹیڈیم کے احاطے میں ملک کا سب سے بڑا آرٹ سینٹر قائم ہوا جو لاہور شہر کے حسن اور وقار میں مزید اضافہ کا باعث بنا۔

ان دونوں آرٹس کونسل کے درمیان تقریباً آٹھ کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔ الحمرا کلچرل کمپلیکس میں مال روڈ کی طرح گیلری، ہالز کا انتظام کیا گیا۔

1996ء میں الحمرا کلچرل کمپلیکس میں "مستقل آرٹ گیلری" قائم کی گئی جو پاکستانی فنون لطیفہ کے ورثے کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی رہی۔ یہ ادارہ نہ صرف فنون لطیفہ کی نمائندگی کرتا ہے بلکہ ماضی، حال اور مستقبل کے درمیان ایک پل کا کردار بھی ادا کرتا ہے۔ 2017ء میں "مستقل آرٹ گیلری" کو مرمت اور کچھ تبدیلی کے بعد "الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم" کا نام دے دیا گیا۔ یہاں 300 سے زائد آرٹ کا کام موجود ہے جس میں پینٹنگز، مجسمے اور فوٹو گراف موجود ہیں جن میں ماسٹرز، اولڈ ماسٹرز اور لیونگ لیجنڈ کا کام موجود ہے۔ "الحمرا آرٹ میوزیم" لاہور کا وہ مقام ہے جہاں روایت اور جدت ایک دوسرے سے ہم آغوش ہیں۔ اس کی سرخ اینٹوں کی عمارت قدیم مغلیہ طرز کی یاد دلاتی ہے لیکن اندر موجود فن پارے جدید سوچ اور معاصر تخلیقات کی نمائندگی کرتے ہیں۔

1948ء سے اب تک یہ ادارہ ہزاروں فنکاروں کی میزبانی کر چکا ہے۔ یہاں منعقد ہونے والی قومی اور بین الاقوامی نمائشوں نے پاکستان کو فنی نقشے پر نمایاں کیا ہے۔ الحمرا آرٹس کونسل نے ہمیشہ مصوری کے حوالے سے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔

الحمرا آرٹس کونسل میں مصوری کی پہلی نمائش عبدالرحمٰن چغتائی نے منعقد کی تھی جس کا افتتاح اس وقت کے گورنر پنجاب نے کیا تھا۔ اس کے بعد سے آرٹس کونسل میں مسلسل فنون لطیفہ کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ یہاں پر نہ صرف پاکستانی مصوروں کے فن پارے پیش کیے جاتے ہیں بلکہ وقتاً فوقتاً غیر ملکی فنکاروں کی نمائشیں بھی منعقد ہوتی ہیں جن سے مختلف ثقافتوں اور فنون کو قریب لانے میں مدد ملتی ہے۔ فنون لطیفہ کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے جتنی کہ خود انسانی تہذیب کی تاریخ۔ انسان فطری طور پر حسن و جمال کا شیدائی ہے اور فن کے ذریعے اپنی سوچ اور جذبات کا اظہار کرتا ہے۔ برصغیر خصوصاً پاکستان کی سرزمین ہمیشہ سے ایک زرخیز خطہ رہی ہے جس نے مصوری اور دیگر فنون میں بے شمار بڑے نام پیدا کیے ہیں۔ استاد اللہ بخش، عبدالرحمٰن چغتائی، صادقین، شاکر علی، اے جے شہزاد، اینا مولکا احمد، کولن ڈیوڈ، خوش قسمتی سے ان سب کا کام الحمرا آرٹ میوزیم میں موجود ہے اس کے علاوہ بین الاقوامی آرٹسٹ مرتضیٰ بشیر، زین العابدین کا کام بھی موجود ہے۔ بنگلہ دیشی آرٹسٹ نوویرا احمد کے بنائے ہوئے مجسمے بھی اسی میوزیم میں موجود ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آج بھی اپنے کام کی وجہ سے جانے جاتے ہیں۔ آرٹ کے فن پارے کسی بھی قوم کی اعلیٰ اقدار کے آئینہ دار ہوتے ہیں جس سے اس قوم کی ہزار ہا صد سالہ تہذیب و تمدن، ثقافت اور معاشرت بہ خوبی جھلکتی ہے۔ اپنے کام کی وجہ سے وہ آج بھی زندہ ہیں۔ فنکار کبھی مرتا نہیں، اس کا فن ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔ فنون لطیفہ کی دنیا میں الحمرا بارش کا پہلا قطرہ ہے، یعنی مصوری کی پہلی نمائش 1949ء میں ہوئی اور پھر یہ سلسلہ ایسا چلا کہ تھم نہ سکا۔

الحمرا آرٹس کونسل نے نئے آنے والے فنکاروں کی رہنمائی اور تربیت میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس نے نہ صرف نوآموز فنکاروں کو قدم بہ قدم آگے بڑھنے کا موقع دیا بلکہ ان کے اندر موجود ذوقِ حسن اور شوقِ تعمیر کو پروان چڑھانے میں بھی کوئی کسر نہ چھوڑی۔ الحمرا نے نئے پرانے دونوں نسلوں کے فنکاروں کو ایسا پلیٹ فارم دیا جہاں وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کر سکیں۔ دنیا کے بے شمار نامور فنکاروں کے فن پارے یہاں نمائش کے لیے پیش کیے گئے ہیں جنھیں دیکھ کر

نہ صرف پاکستانی شائقین فن نے سیکھا بلکہ عالمی سطح پر بھی الحمرا کی پہچان قائم ہوئی۔ یہی نہیں بلکہ مصوری کی پہلی بین الاقوامی نمائش کا اعزاز بھی الحمرا آرٹس کونسل کے حصے میں آیا جس نے اس ادارے کی اہمیت کو مزید بڑھا دیا۔ آج الحمرا نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں فنون لطیفہ کے فروغ اور مختلف تہذیبوں کو قریب لانے کا ذریعہ بن چکا ہے۔

روزنامہ امروز کے مطابق:

"ادارہ ثقافت پاکستان کے زیر اہتمام پاکستان میں مصوری کی پہلی دو سالہ نمائش کا افتتاح آج الحمرا آرٹ سینٹر میں ہو رہا ہے۔ وفاقی وزیر ثقافت و سیاحت نثار محمد خان مہمان خصوصی ہوں گے۔ نمائش کی مناسبت سے دو روزہ بین الاقوامی سیمینار کا اہتمام بھی کیا گیا۔"(1)

پینٹنگ کے ذریعے نوجوان مصور کے مزاج، طبیعت اور شخصیت کا رنگ بھی جھلکتا ہے۔ الحمرا آرٹ میوزیم میں موجود فن پارے ہمارا قومی اثاثہ ہے جو ہمیں اپنی تاریخی اقدار سے جوڑ کر رکھے ہوئے ہے۔ الحمرا آرٹ میوزیم میں مختلف ورک شاپس، لیکچرز اور سیمینارز کا انعقاد باقاعدگی سے کیا جاتا ہے تاکہ اس ادارے کے ذریعے طلبا، محققین، سیاحوں اور عام شائقین کے درمیان ایک رابطہ رہے۔ الحمرا آرٹ میوزیم شائقین کو فنونِ لطیفہ سے قریب کرنے کا ذریعہ ہے۔ الحمرا آنے والی نئی نسل کو اپنا پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے۔ ان کے لیے تخلیقی دروازے کھولتا ہے۔ میوزیم میں آکر محسوس ہوتا ہے کہ جیسے آپ پاکستان کی فنی تاریخ کے مختلف ادوار کا سفر کر رہے ہوں۔

لاہور کی پہچان صرف قلعے، بادشاہی مسجد اور واہگہ بارڈر سے نہیں بلکہ اس کی روحانی اور فنی فضا سے بھی ہے۔ اسی فضا کا اہم مرکز "الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم" ہے۔ یہ میوزیم ہی نہیں بلکہ ایک ثقافتی شناخت ہے۔ یہاں کی نمائش، ورکشاپس، آرٹسٹ ٹاک پاکستان کے تخلیقی سفر کی نمائندگی کرتی ہے۔ الحمرا نے نوجوان فنکاروں کے لیے دروازے کھول کر ان کے فن کو عالمی سطح پر پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ نئی نسل کو اپنی عظمت رفتہ سے روشناس کرانے کے لیے الحمرا آرٹ میوزیم قابل قدر اور کامیاب کاوشیں کر رہا ہے۔ یہ ادارہ نہ صرف نوجوانوں میں فنون لطیفہ سے محبت پیدا کر رہا ہے بلکہ انھیں اپنی تہذیبی اور ثقافتی وراثت سے بھی جوڑ رہا ہے۔ اس کے علاوہ محققین یا سیاح جو کسی رکاوٹ یا مجبوری کے باعث ذاتی طور پر میوزیم نہیں آسکتے ان کے لیے "ورچوئل ٹور" فراہم کیا گیا ہے۔ اس جدید سہولت کے ذریعے ہر شخص اپنے مقام پر بیٹھے باآسانی میوزیم میں رکھے نایاب فن پارے دیکھ سکتا ہے۔ گویا علم اور فن تک رسائی سب کے لیے یکساں طور پر ممکن ہو گئی ہے۔ طلبا وطالبات کے علاوہ مختلف بین الاقوامی وفود بھی اس میوزیم کو دیکھنے آتے ہیں۔

روزنامہ نئی بات کے مطابق:

"فرانسیسی آرٹسٹ نے ڈائریکٹر لاہور بنالے کے ہمراہ آرٹ میوزیم کا دورہ کیا اور میوزیم میں آویزاں شاہکار فن پارے دیکھے۔ فرانسیسی آرٹسٹ "رشید

قریشی" نے الحمرا آرٹ میوزیم میں آویزاں شہرہ آفاق مصوروں کے فن پاروں کو بہت پسند کیا اور کہا کہ جس احسن انداز میں ان فن پاروں کو محفوظ کیا گیا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ میوزیم آرٹ کی دنیا میں ایک اثاثہ کی اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پاکستانی آرٹسٹوں کا کام دنیا بھر میں بے حد پسند کیا جاتا ہے۔"(2)

مختلف کالجز، یونیورسٹیز کے فائن آرٹس کے طلبا کی ہر سال انٹرنشپ کروائی جاتی ہے۔

الحمرا آرکائیوز/Alhamra Archives:

Twenty students of Government Post " Graduate College for Women, Gulberg we congratulate to all of you for the completion of a wonderful internship journey for immersing themselves in the Alhamra Art Collection to mastering painting, handling and digital marketing, it's been a rewarding experience. "(3)

طلبا و طالبات کی رہنمائی کے لیے الحمرا آرٹس کونسل کی طرف سے مختلف تعلیمی اداروں کو باقاعدہ خصوصی دعوت نامے بھجوائے جاتے ہیں تاکہ نوجوان نسل میوزیم کے ذریعے اپنی ثقافتی اور تاریخی وراثت کو قریب سے جان سکیں۔

روزنامہ نئی بات کے مطابق:

"ہنرکدہ کالج آف ویژیول آرٹ کے طلبا و طالبات نے الحمرا آرٹ میوزیم کا دورہ کیا۔ نوجوانوں کے وفد نے الحمرا آرٹ میوزیم میں آویزاں شہرہ آفاق مصوروں کا کام دیکھا۔"(4)

میوزیم میں محفوظ پینٹنگز وقت کے ساتھ ساتھ اپنی رعنائی کھو دیتی ہیں۔ ان قیمتی فن پاروں کو اپنی حقیقی صورت میں بحال رکھنے کے لیے نہایت توجہ اور خصوصی دیکھ بھال درکار ہوتی ہے، جس کے لیے میوزیم کے ٹمپریچر کا خاص خیال رکھا جاتا ہے لیکن پھر بھی وقت کچھ چیزوں پر اپنی مہر چھوڑ جاتا ہے۔ چنانچہ 2016ء میں "ڈنمارک" سے ماہرین کی ایک ٹیم پاکستان آئی جنھوں نے اپنی فنی مہارت کے ذریعے ان نادر قیمتی ورثوں کو اصل روپ میں واپس لا کر انھیں دیرپا تحفظ فراہم کیا۔ مصوری ایک ایسی تصویری زبان ہے جو ہر دور میں بولی جاتی ہے۔ ایک مصور اپنے معاشرے کی عکاسی کرتا ہے۔

آرٹ انسان کی زندگی کو معنویت اور حسن عطا کرتا ہے۔ یہ صرف رنگوں یا لکیروں کا کھیل نہیں بلکہ جذبات، خیالات اور خوابوں کا آئینہ ہے۔ نوجوان نسل کے لیے یہ ایک روشن چراغ کی مانند ہے جو انہیں تخلیقی سوچ، حساسیت اور خود اعتمادی کی راہوں پر گامزن کرتا ہے۔ نوجوان نسل جب فنونِ لطیفہ سے جڑتی ہے تو ان کے اندر تخیل کی پرواز بیدار ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو محض ظاہری آنکھ سے دیکھنے کی بجائے دل کی آنکھ سے دیکھنے لگتے ہیں۔ مصوری ہو یا موسیقی، ادب ہو یا رقص ہر صنف فن نوجوانوں کے ذہنوں کو وسعت فراہم کرتی ہے۔ آج کے دور میں جہاں انسان مختلف چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے وہاں آرٹ ان کے لیے سکون قلب اور اظہار کا بہترین ذریعہ ہے۔ یہ انسان کی شخصیت کو نہ صرف نکھارتا ہے بلکہ انہیں معاشرے کا ایک مثبت اور تخلیقی رکن بناتا ہے۔ آرٹ نوجوان نسل کا شوق نہیں بلکہ ضرورت ہے۔

الحمرا آرٹ میوزیم میں بہت سے عظیم مصوروں کا کام موجود ہے۔ اس میوزیم کا ڈسپلے وقت کے ساتھ ساتھ نئی جہتیں اختیار کرتا رہتا ہے۔ یہاں پر موجود فن پارے محض ماضی کی جھلک نہیں دکھاتے بلکہ بدلتے زمانے کی روح کو بھی سمیٹتے ہیں۔ ہر دفعہ پینٹنگز کو ایک نئے انداز سے لگایا جاتا ہے جس سے تازگی، جدت اور تہذیبی تسلسل کی جھلک نظر آتی ہے۔

The Dawn:

> “The Alhamra Art Museum at the Cultural Complex, which houses collection of Modern Pakistani art by old masters has re-curated its collection... visitors can experience a story telling display design starting with the pre-partition masters, such as Chughtai, Allah Bux, Sadequain, the display lead visitors to the Lahore Art Circle Era (1947 to 1960s)
>
> Chairman Razi Ahmed told Dawn, “The museum provides a fresh perspective on the Modern era spaning from the 1930s through the mid-1990. He acknowledged the role that Asad Hayee played in

guiding the process. A large collection of works by East and West Pakistani and sculptors is displayed in the museum." (5)

قدیم مصوروں کے فن پر جو مستقل کلیکشن کا حصہ تھے انہیں بہترین تاریخی اور موضوعاتی انداز میں آویزاں کرنا ضروری تھا۔ آرٹ میوزیم کسی بھی معاشرے کی تہذیب، تاریخ اور ثقافت کے عکاس ہوتے ہیں۔ میوزیم تصویروں اور مجسموں کو ایک ساتھ جوڑنے والی کڑی ہیں۔ انسان کی جمالیاتی حس، تخلیقی صلاحیت اور سوچنے سمجھنے کی طاقت کو بیدار کرنے میں آرٹ میوزیم اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

آرٹ میوزیم ہمیں ہماری ثقافت اور ورثے سے روشناس کراتے ہیں۔ ان میں موجود فن پارے ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ہمارے بزرگوں نے اپنی زندگیوں میں کس طرح تخلیق اور محنت کے ذریعے دنیا پر اپنے نقش چھوڑے اور نوجوان نسل جب ان فن پاروں کو دیکھتی ہے تو ان میں نہ صرف تاریخ کا شعور پیدا ہوتا ہے بلکہ نئے خیالات اور جدت کی راہیں بھی کھلتی ہیں۔ میوزیم کا دوسرا اہم پہلو یہ ہے کہ یہ معاشرے میں برداشت اور مختلف نظریات کو سمجھنے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں سے آنے والے فن پارے ہمیں یہ سکھاتے ہیں کہ انسانیت رنگ، نسل اور زبان سے بالاتر ہے اور فن ایک مشترکہ زبان ہے جسے ہر کوئی سمجھ سکتا ہے۔

کسی بھی فن پارے کو موبائل، کتاب یا کسی تصویر میں دیکھنا اور اسے براہ راست میوزیم میں دیکھنا دو مختلف تجربات ہیں۔ تصویر ہمیں صرف اس فن پارے کی جھلک دکھاتی ہے جبکہ میوزیم کا ماحول اس فن پارے کو زندہ حقیقت کے طور پر ہمارے سامنے لے آتا ہے۔ آرٹ میوزیم نوجوانوں، بچوں کی تخلیقی صلاحیت کو ابھارتے ہیں۔ جب وہ تصویریں، مجسمے یا دیگر فن پارے دیکھتے ہیں تو ان کے ذہنوں میں سوالات اور نئے خیالات جنم لیتے ہیں جو ان کی شخصیت اور نئے خیالات کو جنم دیتے ہیں۔

یوں کہا جا سکتا ہے کہ آرٹ میوزیم صرف تفریح یا دیکھنے کی جگہ نہیں بلکہ یہ ہماری ذہنی، سماجی اور ثقافتی نشوونما کے لیے ضروری ہیں۔ یہ ہمیں اپنی شناخت کا احساس دلاتے ہیں، ہمارے اندر موجود پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں اور بہتر طریقے سے رہنمائی کرتے ہیں۔ کسی بھی تصویر کو جب ہم موبائل پر دیکھتے ہیں تو ہمیں اس کی اصل چمک اور گہرائی شاید نظر نہیں آتی جبکہ میوزیم میں براہ راست پینٹنگ دیکھ کر اس کے اصل رنگ، برش کے سٹروک اور باریک جزئیات دیکھ کر انسان کو فنکار کی محنت اور جذبات کا احساس ہوتا ہے کیونکہ میوزیم کا ایک خاص پر سکون ماحول ہوتا ہے۔ روشنی کا خاص انتظام اور فن پاروں کی ترتیب ہمارے اندر سنجیدگی کا غور و فکر کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ آرٹ میوزیم کا مثبت توانائی سے بھرپور ماحول ذہنی دباؤ کم کرتا ہے جس سے خیالات کو وسعت ملتی ہے اور تخلیق کی نئی راہیں دکھائی دیتی ہیں۔ بہت سے لوگ میوزیم میں اپنی پسندیدہ پینٹنگ کے پاس گھنٹوں گزارتے ہیں، ان پر غور و فکر کرتے ہیں۔ ایسی توجہ ہماری سوچ کو گہرا اور تخلیقی بناتی ہے۔

ان تصویروں کے پاس وقت گزارنے سے احساس ہوتا ہے یہ خالی تصویریں نہیں بلکہ ہماری ثقافت ہیں ہماری ثقافتی پہچان ہے۔بے شک موبائل فون یا کتاب میں فن پارے دیکھنا ایک سہولت ہے لیکن وہی فن پارے جب براہ راست دیکھتے ہیں تو اس کا تاثر کچھ اور ہوتا ہے۔میوزیم میں ایک پر سکون خاموشی ہمیں دنیا کے شور سے الگ کر کے زیادہ حساس، تخلیقی اور باشعور بناتی ہے۔یہ ہمیں اپنی تہذیب اور ثقافت سے جوڑتی ہے۔اس سے احساس ہوتا ہے کہ ہم ایسے سلسلے کا حصہ ہیں جو صدیوں پر محیط ہے۔میوزیم ہماری شناخت اور تاریخ کو زندہ رکھتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک میں طلبا کو باقاعدہ میوزیم وزٹ کروائے جاتے ہیں تاکہ ان کے اندر تنقیدی اور تخلیقی فکر پروان چڑھے۔فن پارے صرف دیکھنے کی چیز نہیں بلکہ محسوس کرنے کا تجربہ ہے اور یہ تجربہ صرف میوزیم میں ہی ممکن ہے کیونکہ یہاں ماضی، حال ایک ساتھ سانس لیتے ہیں۔یہ صرف آنکھوں کو نہیں بلکہ روح کو بھی روشن کرتے ہیں۔

اسی طرح الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم بھی پاکستان میں ایک تعلیمی اور ثقافتی درس گاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔یہاں موجود خطاطی، مصوری اور مجسمہ سازی کے شاہکار نئی نسل کو اپنی جڑوں سے جوڑتے ہیں۔یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں سے ہر سال طلبا سیکھنے کے لیے آتے ہیں۔مختلف کالج اور یونیورسٹی کے فائن آرٹس کے طلبا کی انٹرن شپ کروائی جاتی ہے جس سے وہ بہت کچھ سیکھ کر جاتے ہیں۔پینٹنگ کو Hang کرنے سے لے کر اس کی ڈسٹنگ، میوزیم کا ٹمپریچر، ماحول بہت سی چیزیں سیکھ کر جاتے ہیں۔الحمرا آنے والی نسل کو اپنا پلیٹ فارم مہیا کرتا ہے تاکہ وہ یہاں سے سیکھ کر دنیا کی اس دوڑ میں کامیاب رہے۔

مختلف ممالک سے آنے والے وفود الحمرا کو پاکستان کی ثقافت کا حقیقی نمائندہ قرار دیتے ہیں۔

عالمی نمائشوں میں الحمرا کی نمائندگی نے پاکستانی فن کو ایک پہچان دی ہے جہاں دنیا بھر کے ناظرین نے ہمارے فنکاروں کے رنگ، جدت اور تخلیقیت کو سراہا ہے۔الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم عالمی سطح پر پاکستان کی ثقافتی پہچان کا علمبردار ہے۔یہ سکھاتا ہے کہ فن کی کوئی حد نہیں۔یہ ایک ایسی زندہ زبان ہے جو سرحدوں سے ماورا ہو کر دلوں کو جوڑتی ہے۔الحمرا ایک ایسا دروازہ ہے جہاں سے پاکستان کا فن و ثقافت دنیا کی طرف سفر کرتا ہے اور دنیا ہمارے دل کی خوب صورتی کو دیکھتی ہے۔

گزشتہ برس الحمرا آرٹ میوزیم میں ایک نہایت اہم ثقافتی ملاقات ہوئی جس نے اسلامی فنون کی دنیا میں نئے دروازے کھول دیے۔اس ملاقات نے اسلامی فنون اور ثقافت کو مزید گہرائی دینے اور دونوں ممالک کے مابین ثقافتی روابط کو مضبوط کرنے کی نئی راہیں ہموار کیں۔قطر اسلامک آرٹ میوزیم کے چیف ایگزیکٹو محمد سعد الرمیحی نے الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم کلچرل کمپلیکس کا دورہ کیا۔اس دورے کا مقصد دونوں اداروں کے درمیان ثقافتی تعلقات کو مزید گہرا کرنا اور مشترکہ فنون اسلامی کے فروغ کے لیے بنیاد فراہم کرنا تھا۔یہ ملاقات نہ صرف ایک رسمی موقع تھی بلکہ اس میں اعلیٰ حکام اور الحمرا آرٹسٹ کونسل کے اراکین کے ساتھ علمی، ادبی، ثقافتی اور تاریخی موضوعات پر مفید گفتگو بھی شامل تھی۔اس تبادلہ خیال نے اس بات کو اجاگر کیا کہ دونوں ادارے اسلامی ورثے کے تحفظ اور فروغ کے لیے یکساں جذبے رکھتے ہیں۔اس دورے کی خاص بات الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم کے فن پاروں کا تفصیلی معائنہ تھا جس کی قیادت نامور مصورہ "سلیمہ ہاشمی" نے کی۔انھوں

نے میوزیم کے نایاب اور قیمتی شاہکار دکھائے اور ان کی تاریخی اور فنی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ محمد سعد الرمیحی نے ان فن پاروں کو دیکھ کر گہری دلچسپی اور تعریف کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ مجموعہ فنکاروں کی صلاحیتوں اور تاریخی ورثے کی گہرائی کو واضح کرتا ہے۔

ایسے اقدام عالمی سطح پر اسلامی فنون کے تبادلے، تعاون اور ان کے فروغ میں سنگ میل ثابت ہوتے ہیں۔

الحمرا آرکائیوز کے مطابق:

"لاہور (سٹاف رپورٹر) قطر اسلامک آرٹ میوزیم کے چیف ایگزیکٹو محمد سعد الرمیحی نے الحمرا ماڈرن آرٹ میوزیم کلچرل کمپلیکس کا دورہ کیا۔ چیئرمین الحمرا رضی احمد اور ایگزیکٹو ڈائریکٹر سارہ رشید نے وفد کا استقبال کیا۔ محمد سعد الرمیحی نے الحمرا آرٹ میوزیم کے فن پاروں کو سراہا اور فنکاروں کی صلاحیتوں پر اظہار تحسین کیا۔ چیئرمین الحمرا رضی احمد نے کہا کہ یہ دورہ دونوں اداروں کے تعلقات کو مضبوط بنائے گا۔"(6)

قطر اسلامک آرٹ میوزیم صدیوں پرانی وراثت کو محفوظ بنانے کی لگن میں

"Manzar Art and Architecture From Pakistan 1940s to today.

اس نمائش میں پاکستان، دبئی، لندن اور نیویارک کے علاوہ قطر میوزیم کے اپنے فن پاروں کو بھی شامل کیا گیا تھا۔ اس میں الحمرا آرٹ میوزیم سے "5" پینٹنگز کو "Loan Basis" پر نمائش کے لیے منگوایا گیا تھا۔ یہ پاکستان کے لیے فخر کی بات ہے کہ پاکستان سے باہر بھی ہمارے کام کو سراہا جاتا ہے اور یہ اعزاز کی بات ہے کہ میوزیم کا کام قطر آرٹ میوزیم میں نمائش کے لیے منگوا گیا۔

الحمرا آرٹ میوزیم کمیونٹی کی تعمیر اور آرٹ کے ساتھ شہریوں کی مشغولیت کو فروغ دینے کے لیے سبھی کو خوش آمدید کہتا ہے۔

: Alhamra Archives

"To faster, more community building and citizens, engagement with aril, chairman BOG Alhamra hosted three promising young civil service officers, from different part of Pakistan, serving as

assistant commissioners in Lahore, for a tour of the Alhamra permanent collection."[7]

الحمرا آرٹ میوزیم پاکستان کا ایسا معتبر ادارہ ہے جو ثقافت کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہاں پر آنے والے ہر نوجوان وفد کا بھرپور خیر مقدم کیا جاتا ہے۔ یہ عمل اس بات کی علامت ہے کہ یہ ادارہ نوجوانوں کو اپنی ثقافت، مصوری، فنون اور تاریخ سے قریب لانے میں گہری دلچسپی رکھتا ہے۔ جب بھی کوئی طلبا یا نوجوانوں کا گروہ میوزیم کا دورہ کرتا ہے تو ان کا استقبال نہایت خوشگوار انداز میں کیا جاتا ہے۔ اس سے نوجوانوں کو عزت و حوصلہ ملتا ہے اور ان میں یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ثقافتی وراثت کے وارث ہیں۔ یہاں پر موجود پینٹنگز اور مجسمے ان کے تخلیقی رجحانات کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ الحمرا آرٹ میوزیم آج نہ صرف ایک ادارہ ہے بلکہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں نوجوان اپنے خوابوں کو صلاحیتوں کو حقیقت کا روپ دیتے ہیں۔ ہر کسی کے لیے اس کا دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے اور یہی رویہ ہماری ثقافت کو زندہ رکھنے کا ضامن ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1۔ روزنامہ امروز،16جنوری1988ء

2۔ روزنامہ نئی بات،(س ن)لاہور

3۔ الحمرا آرکائیوز،22اپریل2024ء

4۔ روزنامہ نئی بات،(10مارچ2019)لاہور

5۔ *The Dawn* Newspaper ,8 July 2025

6۔ الحمرا آرکائیوز، 27-مئی2024

7۔ *Alhamra Archives* ,8 April 2024

References:

(1). Daily Imroz (16 January 1988)

(2). Daily Nai Baat (S.N.) Lahore

(3). Alhamra Archives (22 April 2024)

(4). Daily Nai Baat (10 March 2019) Lahore

(5). The Dawn Newspaper (8 July 2025)

(6). Alhamra Archives (27 -May 2024)

(7). Alhamra Archives (8 April 2024)